بسم اللہ الرحمن الرحیم



وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

آل پاکستان سیرت مقابلہ میں انعام یافتہ مقالہ

فضائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں

تالیف

محمد اسلم ربانی

(ایم اے عربی۔علوم اسلامیات)

نظر ثانی

ابوالحسن مبشر احمد ربانی

مکتبہ ثنائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

آل پاکستان سیرت مقابلہ میں انعام یافتہ مقالہ

فضائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں

تالیف

محمد اسلم ربّانی

(ایم اے عربی۔ علوم اسلامیات)

نظرِ ثانی

ابوالحسن مبشر احمد ربّانی

مکتبۃ ثنائیۃ

بلاک ۱۹، سرگودھا 0300-6040271

نام کتاب	......	فضائل مصطفیٰ ﷺ
مؤلف	......	مولانا محمد اسلم
ناشر	......	مکتبہ ثنائیہ، بلاک نمبر 19 سرگودھا
مطبع	......	عرفان افضل پرنٹنگ پریس، بند روڈ لاہور
ایڈیشن	......	طبع اوّل مئی 2009
تعداد	......	600
قیمت	......	-/45 روپے

ملنے کے پتے

- ❀ نعمانی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور
- ❀ اسلامی اکیڈمی، اُردو بازار، لاہور
- ❀ مکتبہ اصحاب الحدیث، مچھلی منڈی، اُردو بازار، لاہور
- ❀ مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
- ❀ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
- ❀ کتاب سرائے، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
- ❀ محمدی کیسٹ ہاؤس، اُردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

انتساب

والدین کے نام

جنہوں نے اپنی زندگی اس عظیم مقصد کیلئے صرف
کر دی کہ ان کی اولاد دینی علوم سے آراستہ ہو کر
اعلیٰ منازل طے کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم اَمَّا بَعْدُ!

۱۷ جون ۲۰۰۸ کو بی ایڈ فرسٹ سمسٹر کی مشق نمبرا کی کتابت میں محو تھا کہ ہفت روزہ اخبار اہلحدیث موصول ہوا، جس میں انجمن خدامِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے شائع شدہ اشتہار ''آل پاکستان مقابلہ بعنوان فضائلِ مصطفیٰ ﷺ'' نظرِ مطالعہ ہوا، ہر چند مصروفیات کے باوجود اپنی توجہ اس طرف مبذول کرنے کو باعثِ سعادت سمجھتے ہوئے نہایت اختصار کے ساتھ مقالہ کی شرط کے مطابق قرآنی آیات اور صحیح و مستند احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بڑے بیس صفحات قلم بند کر کے مقررہ تاریخ یعنی ۳۰ جون ۲۰۰۸ سے چار دن قبل بذریعہ UMS پوسٹ کر دیئے۔

اس سے قبل اس موضوع پر بطور اظہارِ محبتِ رسول ﷺ چند صفحات تحریر کیے تھے جو کہ غیر طبع تھے، ان صفحات ہی کی مدد سے اس کارِ خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا، اللہ رب العزت نے میرے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو عزت بخشی، چار ماہ بعد مقابلہ میں تیسری پوزیشن کی خبر ملی تو ارادہ ہوا کہ ہر خاص و عام اس مقالہ سے مستفیض ہو، اس مقصد کی تکمیل کیلئے کتابی شکل دی ہے۔ ترسیل سے قبل وقت کی قلت کے پیشِ نظر خود اور نہ کسی اور سے مقالہ کی نظر ثانی کروانے کا موقع ملا، بعد میں کمپوزنگ کے وقت جب املاء کی غلطیاں سامنے آئیں تو احساس ہوا کہ اگر یہ غلطیاں ترسیل سے پہلے ہی نکل جاتیں تو شاید مقابلہ میں تیسری کی بجائے دوسری پوزیشن آجاتی کیونکہ دوسری اور تیسری پوزیشن میں صرف ایک نمبر کا فرق رہا ہے۔

اب فضیلۃ الشیخ علامہ مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربّانی صاحب نے خصوصی شفقت فرمائی ہے۔ مقالہ کو پڑھنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

کمپوزنگ کی خدمات بھائی محمد فاروق علی ظفر صاحب نے سرانجام دی ہیں جبکہ بھائی محمد پرویز صاحب نے خصوصی انس کے ساتھ ٹائٹل تیار کیا ہے، مولانا محمد اقبال صاحب (النور اکیڈمی سرگودھا) کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے مفید آراء کے ساتھ ساتھ طباعت کے مرحلے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

اساتذہ ومشائخ جن کے نام درج ذیل ہیں اور مزید دیگر احباب جن کے نام درج نہیں ہیں سے دعاؤں کی درخواست ہے، استاد محترم شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب، استاد محترم شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی صاحب، استاد محترم حافظ عبد الرحمٰن مدنی صاحب، استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد شفیق صاحب، استاد محترم مولانا

عبد الستار صاحب، استاد محترم مولانا طاہر محمود صاحب، استاد محترم قاری عبدالحلیم صاحب، استاد محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب، استاد محترم مولانا عبدالسلام صاحب، استاد محترم مولانا زید احمد صاحب، استاد محترم مولانا عبد الرشید خلیق صاحب، مولانا سلیم اللہ کمیر پوری صاحب، مولانا سیف اللہ کمیر پوری صاحب، مولانا حافظ دین محمد صاحب، مولانا حکیم محی الدین سلفی صاحب، مولانا سید سبطین شاہ نقوی صاحب، مولانا طفیل صاحب، بھائی محمد طاہر صاحب، بھائی محمد ناصر صاحب، بھائی حافظ محمد اکرم صاحب، بھائی محمد اقبال صاحب، بھائی محمد صدیق صاحب۔

اللہ رب العزت اس کاوش کو والدہ محترمہ مرحومہ کے ایصال ثواب اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

ابوعبدالوھاب حکیم محمد اسلم ربّانی بن احمد خان
ایم اے، فاضل الجامعۃ لاہورالاسلامیہ وطب وجراحت
خادم جامع مسجد المنار کدلٹھی آڑا تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا
فون نمبر 0301-6758840

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ ایمان کے ہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے اعلیٰ و ارفع، عزت و رفعت کے مقامِ ذیشان پر فائز سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ﷺ ہیں۔

آپ ﷺ کے فضائل و مناقب اور خصائل و محامد بے حد و حساب ہیں، کیوں نہ ہو کہ آپ ﷺ کی مدح سرائی خود ربُ العالمین کرتا ہے اور ہر صاحبِ قلم اپنی محبت کا ثبوت دینے کیلئے آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر لکھنا باعثِ نجات سمجھتا ہے، انہی خوش نصیب افراد میں سے محترم حکیم محمد اسلم ربّانی صاحب ہیں، جن کی اس مختصر سی کتاب کے حرف حرف سے محبت و مودّت کے آبِ زر کی بوندیں ٹپکتی ہیں، انہوں نے بڑے سائز کے بیس صفحات پر رسولِ مکرم ﷺ کے فضائل و محامد کے ازھارِ متناثرہ کو بڑے خوب صورت پیرائے میں قلم بند کر دیا ہے اور اکثر مواد قرانِ حکیم اور صحیحین کے کلمات ذھبیہ پر مشتمل ہے۔

کتاب کیا ہے، محبتِ رسول ﷺ کے درر بھیہ، درارِی مضیہ اور سموطِ ذھبیہ کا گلدستہ اور فضائل و مناقب کا زر زرینہ منبعِ نگینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر سے گلدستۂ ایمان و ایقان کو ہمارے لئے رسول مکرم ﷺ کی شفاعتِ حقہ، آبِ کوثر کا مرقعہ اور آپ ﷺ کی مجاورتِ مرفعہ کا ذریعہ و وسیلہ بنائے۔

آمین

ابو الحسن مبشر احمد ربّانی عفا اللہ عنہ

رئیس مرکز الحسن سبزہ زار پی بلاک

لاہور۔ ۲۰۰۸/۱۱/۲۹

مؤلف کا مختصر تعارف

مؤلف رسالہ ہٰذا (حکیم محمد اسلم ربّانی) کا مختصر تعارف یہ ہے کہ موصوف نے میٹرک تک ریگولر تعلیم حاصل کی اسکے بعد درس نظامی کیلئے الجامعۃ لاہور الاسلامیہ میں داخلہ لیا وہیں پر زیر تعلیم رہتے ہوئے فاضل عربی اور دیگر امتحانات بطور پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے پاس کیئے، الجامعۃ لاہور الاسلامیہ سے سند فراغت حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے وفاق المدارس شھادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی، منصورہ لاہور سے رابطۃ المدارس شھادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی، ۱۹۹۶ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے ۲۰۰۱ء میں ایم اے عربی کیا، طبیہ کالج سرگودھا سے طب والجراحت کا چار سالہ ڈپلومہ حاصل کیا، عرصہ سات سال سے دارارقم سکول سرگودھا میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

مولانا محمد عبداللہ سلیم

مدرس جامعہ امام بخاری مقام حیات سرگودھا

❀❀❀❀

محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسماء گرامی

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ (رحمۃ العالمین ۲/۱۱)

آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا، آپ ﷺ سے قبل یہ نام عرب میں معروف نہ تھا، یہ نام ''باب تفعیل'' سے اسم مفعول ہے اور اس کا مطلب ہے بہت زیادہ تعریف کیا ہوا یعنی کائنات کے انسانوں میں آپ ﷺ کی سب سے زیادہ تعریف سے کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں آپ ﷺ کو احمد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (سورۃ الصف : ٦)

یہ نام باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اسم تفضیل ہے اور اس کا مطلب ہے بہت زیادہ تعریف کرنے والا یعنی کائنات کے تمام انسانوں سے بڑھ کر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے تھے۔

احادیث مبارکہ میں ان دوناموں کے علاوہ اور نام بھی بیان ہوئے ہیں مثلاً:

- الماحی (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے کفر کو مٹائے گا)،
- الحاشر (لوگ آپ کے دین پر اُٹھیں گے)،
- العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو)،
- المقفی (یعنی عاقب)،
- نبی التوبہ (یعنی بہت زیادہ توبہ کرنے والا)،
- نبی الرحمۃ (یعنی نہایت مہربان نبی)،

- رؤف (شفقت کرنے والا)،
- رحیم (نہایت مہربان)،
- حبیب اللہ (اللہ کا دوست)،
- قائد المرسلین (رسولوں کے رہبر)،
- خاتم النبیین (انبیاء کے خاتم)،
- اول شافع (سب سے پہلے سفارش کرنے والے)،
- اول مشفع (سب سے پہلے سفارش قبول کیے جانے والے)،
- امام النبیین (انبیاء کے امام)،
- خطیب الانبیاء (انبیاء کے خطیب)،
- اکرم الأولین والاخرین (پہلوں اور بعد والوں میں سب سے معزز)،
- المتوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا)،سید ولد آدم (آدم کی اولاد کا سردار) [1]

آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم تھی۔ [2]

قرآن کریم میں آپ ﷺ کو مبشر (خوشخبری دینے والا)، نذیر (ڈرانے والا)، سراج منیر (روشن چراغ)، رء وف (شفیق)، رحیم (نہایت مہربان)، خاتم النبیین (انبیاء کے خاتم)، رحمۃ للعالمین (تمام جہانوں کیلئے نہایت مہربان)، عزیز (غالب)، حریص (حرص کرنے والا)، یاایھا المدثر (اے کپڑا اوڑھنے والے)، یاایھا المزمل (اے کپڑا لپیٹنے والے) وغیرہ کے اسمائے گرامی سے مخاطب کیا گیا ہے،

ان اسمائے گرامی سے آپ ﷺ کی عظمت نمایاں ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۷۱۷، صحیح مسلم ۲/ ۲۶۱، دارمی، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، ۵۱۵۔

[2] صحیح البخاری ۱/ ۵۰۱، صحیح مسلم ۲/ ۲۰۶

حلیہ مبارک

ام معبد رضی اللہ عنہا خزاعیہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کا چمکتا رنگ، تابناک چہرہ، خوبصورت ساخت، نہ توندلے پن کا عیب، نہ گنجے پن کی خامی، جمالِ جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر، سرمگیں آنکھیں لمبی پلکیں، بھاری آواز، لمبی گردن، سفید و سیاہ آنکھیں، سیاہ سرمگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو، چمکدار کالے بال، خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پرکشش، دور سے (دیکھنے میں) سب سے تابناک و پُر جمال، قریب سے سب سے زیادہ خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دوٹوک، نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں، درمیانہ قد، نہ چھوٹا کہ نگاہ میں نہ جچے نہ لمبا کہ ناگوار لگے، دوشاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ وخوش منظر ہے۔ رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں، کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں، مطاع ومکرم، نہ ترش رو نہ لغوگو۔ [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں، رنگ چمکدار، نہ خالص سفید نہ گندم گوں، وفات کے وقت تک سر اور چہرے کے بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے، صرف کنپٹی کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی، اور چند بال سر کے سفید تھے۔ [2]

چند خصائل حمیدہ

دنیا میں رحمت بن کر آنے والا، بھٹکتے ہوؤں کو راہ پر لگانے والا، امت پر مہربانیوں والا، خدا کا کلام لانے والا، رب کا پیام سنانے والا، نبیوں میں سردار بننے والا، غیروں کا غم کھانے

[1] زاد المعاد ۲/ ٥٤ [2] صحیح بخاری ۱/ ٥٠٢، صحیح مسلم ۲/ ۲٥٩

والا، دشمن پر رحم کرنے والا، بدخواہ کی خیر خواہی کرنے والا، غریبی کو امیری پر، فقیری کو بادشاہی پر ترجیح دینے والا، بوریہ نشینوں کو تخت سلطنت دلوانے والا، گڈریوں کو عالم کا سلطان بنانے والا، امیّوں کو اُستاد بنانے والا ظلمت کو نور سے کفر کو ایمان سے، برائی کو بھلائی سے بدی کو نیکی سے، شرک کو توحید سے، بدخصلتی کو خوش خلقی سے بدلنے والا، معراج جانے والا، معجزے دکھانے والا، ساری دنیا کی طرف بھیجا جانے والا، کفر کو توڑنے والا، اسلام کو پھیلانے والا، رحمت کا نشیمن، معرفت کا معدن، احسان کا مخزن، وہ جس نے رب کی منادی سنائی وہ جس نے حقانیت کی آواز لگائی، وہ جس نے مغروروں کے غرور ڈھا دیے باطل کے جھنڈے اُکھاڑ دیے، جس نے پیتل کو سونا بنایا، جنات کی حکومت کا خاتمہ ہوا، برائیوں کے دیے بجھ گئے، دھوکہ بازوں کے چراغ گل ہو گئے، بت اوندھے منہ گرے، شراب خانے ویران ہوئے، آبائی طریقے اُٹھ گئے، رحمت کی بدلیاں چھا گئیں، فضل کی بارش برسنے لگی، فیض و برکت کی نئی زمین قائم ہوئی، وہ جس کی آمد نے دنیا کو لرزہ اندام کیا، ایک ایک میں جس کی دہشت سما گئی، ہر اک بزدل کی طرح تھرانے لگا، صرف رعب سے جی بیٹھ جانے لگا، جس کی شریعت صاف تھی، جس کی فطرت نیک تھی، جس کی عصمت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تھی، جس کی نیکی عام تھی، جس کے کلام میں شیرینی تھی، جس کے چہرے پر نورانیت تھی، جس کے دل میں پاکیزگی تھی، جس کا سینہ کھلا ہوا، جس کا دل آب زم زم سے دھلا ہوا، جس کی سخاوت بڑھی ہوئی تھی، جس کی راہ خطرے سے خالی تھی، جس کی شجاعت بے نظیر تھی، جس کے حرم میں وحی الٰہی آتی تھی، جس کے گھر اللہ کی آیات پڑھی جاتی تھیں، جو گناہوں سے معصوم تھے، جو خدا کی طرف سے محفوظ تھے، جس کے معاون آسمانی لشکر تھے۔ جن کی صحبت میں اللہ کے برگزیدہ و چنیدہ بندے تھے، سارے عالم کے افسر، صاحب حوض کوثر شافع محشر، سید البشر، بدر الدجیٰ، شمش الھدیٰ، زہد و قناعت میں بے بدل صبر و استقامت میں ضرب المثل، مقرب بارگاہ ربانی، مخزن کمالات انسانی، لطف ربانی سے مسرور، نظر صمدانی کے منظور، متواضع بے نظیر، محبّ فقر و فقیر، اکرام الٰہی سے سرفراز منصب نبوت عامہ سے ممتاز۔ (ماخوذ)

کون وہ؟ جس کی آمد کی بشارت نبیوں نے دی،
کون وہ؟ جس کی رسالت کی گواہی بلند مناروں پر گونج رہی ہے،
کون وہ؟ جس کی رسالت کا سکہ قیامت تک چلے گا،
کون وہ؟ جس کے لیے ساری زمین سجدہ کرنے کی جگہ بنادی گئی،
کون وہ؟ جس کیلئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا،
کون وہ؟ جس کی ایک مہینے کی مسافت تک رعب کے ساتھ مدد کی گئی،
کون وہ؟ جس کو انبیاء کی امامت کا شرف حاصل ہوا،
کون وہ؟ جس کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے کا شرف حاصل ہوا،
کون وہ؟ جس کو دنیا میں ہی جنت و دوزخ کے مناظر دکھائے گئے،
کون وہ؟ جس کو امام القبلتین ہونے کا شرف حاصل ہوا،
کون وہ؟ جس کو جوامع الکلم عطاء کئے گئے،
کون وہ؟ جس کی بادِ صباء کے ساتھ مدد کی گئی،
کون وہ؟ جس کی رسالت عظمیٰ پر ایمان لانے سے دگنا اجر ملے،
کون وہ؟ جس کو ساری کائنات کے انسانوں سے بڑھ کر محبوب ماننے سے ہی ایمان کی تکمیل ہو،
کون وہ؟ جو بارگاہِ الٰہی سے تحفہ صلاۃ سے مشرف ہوا،
کون وہ؟ جس کا وجود دافع عذاب الٰہی ہے،
کون وہ؟ جس پر نبوت کا دروازہ بند ہوا،
کون وہ؟ جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے،
کون وہ؟ جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے،
کون وہ؟ جس کا پھینکنا اللہ کا پھینکنا ہے،
کون وہ؟ جس کی موجودگی میں آواز بلند کرنا اعمال کو برباد کرنے کے مترادف ہے،

کون وہ؟ جس کی اُنگلی کے اشارے چاند دو ٹکڑے ہوا،

کون وہ؟ جس کو مقام محمود پر فائز کیا جائے گا،

کون وہ؟ جس کو اوّلِ شافع کا مقام حاصل ہوگا،

کون وہ؟ جس کو اوّلِ مشفع کا مقام حاصل ہوگا،

کون وہ؟ جس کی قبر قیامت کے دن سب سے پہلے کھلے گی،

کون وہ؟ جو بنی آدم کی سفارش کے لیے قیامت کے دن اللہ کے دربار میں سجدہ ریز ہوگا۔

مذکورہ تمام اوصاف و کمالات و اعزازات کے مالک ذات رحمۃ للعالمین ﷺ ہے۔اے رب العالمین تو اس رحمۃ للعالمین ﷺ پر بے شمار رحمتیں نازل فرما۔

(اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

مذکورہ کمالات سے کئی گناہ زیادہ کمالات سے آپ ﷺ متصف تھے، جن کی وضاحت قرآن مقدس اور احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہر نبوت تھی جو کبوتری کے انڈے جیسی اور جسم مبارک ہی کے مشابہ تھی، یہ بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔اس پر مسّوں کی طرح تلوں کا جمگھٹا تھا۔ ❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ پردہ نشین کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے، جب بھی آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو ہم چہرہ سے پہچان لیتے تھے۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم ۲/۲۵۹

❷ صحیح البخاری ۱/۵۰٤

عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی صفتیں یعنی کمالات تورات میں کیا ہیں؟ فرمایا جو صفتیں قرآن پاک میں ہیں ان میں سے بعض اوصاف تورات میں بھی ہیں

تورات میں ہے:

''اے نبی ﷺ ہم نے تمہیں گواہ خوش خبری سنانے والا' ڈرانے والا اور امیوں کا بچاؤ بنا کر بھیجا ہے، تو میرا بندہ اور رسول ہے' میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، تو بدگو سخت دل نہیں ہے، نہ بازاروں میں شور مچانے والا ہے، تو برائی کے بدلے برائی نہیں کرتا، بلکہ درگزر کرتا ہے اور معاف فرماتا ہے، اللہ اس وقت تک آپ ﷺ کو دنیا سے نہیں اُٹھائے گا جب تک ٹیڑھی ملت کو آپ ﷺ کی وساطت سے درست نہ کر دے۔''

یعنی لوگ (لَا اِلٰــــهَ اِلَّا اللّٰه) کہنے لگیں اوران کی اندھی آنکھیں روشن ہو جائیں، بہرے کان سننے والے بن جائیں اور پردے والے دلوں کے پردے کھل جائیں۔ ❶

(ایک بادیہ نشین آدمی آپ ﷺ کو کھردری حاشیہ والی نجرانی چادر میں گھسیٹ کر کہنے لگا کہ اللہ کے عطا کردہ مال میں سے مجھے بھی کچھ دو آپ ﷺ اُس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر اسے دینے کا حکم دیا۔ ❷)

''رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی آپ ﷺ نے انکار نہیں کیا۔'' ❸

ایک سائل کو آپ ﷺ نے وادی بھر کر بکریاں دیں تو وہ اپنی قوم سے کہنے لگا! اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ اس کے بعد محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ ❹

---

❶ صحیح البخاری ٧١٧/٢

❷ صحیح البخاری ٤٤٦/١، صحیح مسلم ٣٣٧/١

❸ صحیح البخاری ٥٠٢/١، ٨٩٢/٢

❹ صحیح مسلم ٢٥٣/٢

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آپ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ بہادر تھے۔" ❶

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں نے کوئی ایسا ریشم نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو، نہ کبھی کوئی عنبر یا مشک کی کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو۔" ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ، جو کہ بچے تھے، کہتے ہیں کہ:

"آپ ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا، تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی کہ گویا کہ آپ ﷺ نے عطر بیچنے والے کے عطر دان سے ہاتھ نکالا ہے۔" ❸

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "آپ ﷺ کے پسینے کو ہم خوشبو میں ملاتے ہیں، یہ خوشبو سب سے عمدہ ہوتی ہے۔" ❹

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "آپ ﷺ کسی شخص کو رخصت کرتے وقت جب اس کا ہاتھ پکڑتے (مصافحہ کرتے) تو اس وقت تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ خود آپ ﷺ کا دست مبارک نہ چھوڑتا۔" ❺

ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا لوگ شور کی طرف دوڑے تو راستے میں رسول اللہ ﷺ کو واپس آتے دیکھا، آپ لوگوں سے پہلے ہی آواز کی جانب پہنچ چکے تھے،

---

❶ صحیح البخاری ۸۹۱/۲

❷ صحیح البخاری ۵۰۳/۱، صحیح مسلم ۲۵۷/۱

❸ صحیح مسلم ۲۵۶/۲

❹ صحیح مسلم ۲۵۷/۲

❺ سنن ترمذی مع تحفۃ ۲۴۳/٤

آپ ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر سوار تھے، گردن میں تلوار اٹھا رکھی تھی اور فرما رہے تھے ڈرو نہیں، ڈرو نہیں، یعنی کوئی خطرہ نہیں۔ ❶

سیدنا شعیا علیہ السلام پر اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل قوم میں کھڑے ہو جاؤ میں تمھاری زبان سے اپنی باتیں کہلواؤں گا، میں امیوں میں سے ایک امی نبی بھیجنے والا ہوں، نہ بد خلق ہو نہ بد گو، نہ بازاروں میں شور کرنے والا، اس قدر سکینت والا کہ اگر چراغ کے پاس سے بھی گذر جائے تو وہ نہ بجھے اور اگر بانسوں پر بھی چلے تو پیر کی چاپ معلوم نہ ہو، میں اسے خوشخبریاں سنانے والا ڈرانے والا بنا کر بھیجوں گا، جو حق گو ہو گا میں اس کی وجہ سے اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا اور بہرے کانوں کو شنوا کر دوں گا، زنگ آلود دلوں کو صاف کر دوں گا۔ ہر بھلائی کی طرف اس کی رہبری کروں گا، اور ہر نیک خصلت اس میں موجود رکھوں گا، دل جمعی اس کا لباس ہو گی، نیکی اس کا وطیرہ ہو گا، تقویٰ اس کا ضمیر ہو گی، حکمت اس کی گویائی ہو گی، صدق و وفا اس کی عادت ہو گی، عفو و درگزر اس کا خلق ہو گا، حق اس کی شریعت ہو گی، عدل اس کی سیرت ہو گی، ہدایت اس کی امام ہو گی، اسلام اس کا دین ہو گا، احمد اس کا نام ہو گا، میں اللہ اس کی وجہ سے گمراہوں کو ہدایت دوں گا، غیر معروف لوگوں کو مشہور و معروف کروں گا، جاہلوں کو اس کی بدولت علماء بنا دوں گا، تنزل والوں کو ترقی پر پہنچا دوں گا، اس کی وجہ سے قلت کو کثرت سے، فقیری کو امیری سے، فرقت کو الفت سے، اختلاف کو اتفاق سے بدل دوں گا، مختلف اور متضاد دلوں کو متفق اور متحد کر دوں گا، جداگانہ خواہشوں کو یکسر کر دوں گا، اس کی وجہ سے دنیا کو ہلاکت سے بچا لوں گا، تمام امتوں سے اس کی امت کو اعلیٰ و افضل بنا دوں گا، آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم ۲/۲۵۲، صحیح البخاری ۱/۴۰۷

❷ تفسیر ابن کثیر ۳/۶۵۰ طبع احیاء التراث

انتخابِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے شمار مخلوقات پیدا کیں لیکن اشرف المخلوقات بنی آدم کو بنایا۔

نہایت کثیر تعداد میں فرشتے پیدا کیے گئے لیکن سید الملائکہ کا شرف جبرائیل امین علیہ السلام کو حاصل ہوا،

اسی طرح بہت سی امم پیدا کی گئیں لیکن (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ) کا اعزاز امت محمدیہ کو حاصل ہوا،

انبیاء علیہم السلام کے اعوان و انصار تو بہت ہوئے لیکن نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی مثالیں قرآن کے ساتھ ساتھ تورات اور انجیل میں بھی بیان کی گئیں،

کتبِ سماوی اور صحائف اور بھی نازل ہوئے لیکن تحفظ الٰہی صرف قرآن کریم کو حاصل ہوا،

دنیا میں شہر تو بہت ہیں لیکن حرمین شریفین کا اکرام صرف مکہ اور مدینہ کو حاصل ہوا،

دنیا میں مساجد تو بہت ہیں لیکن

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

کا اعزاز صرف مسجد حرام کو حاصل ہوا،

دنیا میں مقدس مقامات تو اور بھی ہیں لیکن

((مَابَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.))

کا اعزاز مسجد نبوی میں مذکور مقام کو حاصل ہوا،

دنیا میں انبیاء علیہم السلام تو بہت سے مبعوث ہوئے لیکن امام النبیین، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، رؤف الرحیم، شافع محشر، ساقی کوثر کا اعزاز صرف محمد مصطفیٰ ﷺ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کو حاصل ہوا، قصہ مختصر

﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ﴾ (سورة القصص ۲۸)

''اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے (اور پھر اس میں سے) جس کو چاہتا ہے پسند فرماتا ہے۔''

اللہ رب العزت نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو کیسے پسند فرمایا، مثال سے بات جلدی سمجھ آئے گی، ایک طریقہء انتخاب ہمارا ہے جو کہ جمہوری ہے ہم جمہوری طریقہء انتخاب کے ساتھ چناؤ کرتے ہیں جس میں عالم و جاہل کی حیثیت یکساں ہوتی ہے اور یہ یکسانیت درست نہیں، اس طریقہء انتخاب میں اس طرح کے دیگر امور بھی شرعاً درست نہیں لیکن پھر بھی اس طریقہء انتخاب سے جو آدمی تحصیل ناظم، ضلع ناظم، ایم پی اے، ایم این اے یا وزیر وغیرہ بن جاتا ہے وہ ہمارے ہاں نہایت ہی مکرم و محترم سمجھا جاتا ہے یہ ہمارا انتخاب اور معیار ہے جس میں عارضی طور پر اتنا وقار ہے لیکن اس کے برعکس انتخاب الٰہی ہے، انتخابِ الٰہی کے کیا کہنے، انتخابِ الٰہی میں کتنا کمال، کتنا جمال، کتنی رفعت، کتنی عظمت، کتنی شان وشوکت ہے ذرا غور فرمائیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○﴾ (سورۃ آلِ عمران: ۸۱،۸۲)

”اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا، کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے، جو تمہارے پاس کی چیزوں کو سچ بتائے، تو تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا، اور اس کی مدد کرنا ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم اقرار کرتے ہو، اور اس پر میرا ذمہ لیتے ہو، سب نے کہا ہمیں اقرار ہے، تو اللہ نے فرمایا: اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں پس اس کے بعد جو بھی پلٹ جائیں وہ نافرمان ہیں۔“

وضاحت:

اس آیت مبارکہ میں مطلقاً ہر نبی سے اپنے مابعد نبی کی نبوت کی تصدیق کا اقرار موجود

ہے لیکن سیدنا علی ابن ابی طالب اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہر نبی سے عہد لیا کہ اس کی زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی محمد ﷺ کو بھیجے تو اس پر فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کی مدد کرے اور اپنی اُمت کو بھی یہی تلقین کرے کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کی تابع داری کرے۔ ❶

اس آیتِ کریمہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کا اقرار لیا اور پھر اس اقرار پر اپنی شہادت ثبت کی، اسی طرح اس آیت کے مفہوم سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ کی رسالت تامہ کی موجودگی میں کسی اور رسول کی رسالت و نبوت پر عمل نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف ایمان لایا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ (جل جلالہٗ) نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھے بنی ہاشم میں سے چنا۔'' ❷

احسانِ عظیم

نبی کریم ﷺ کی بعثت مومنوں پر احسانِ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، لیکن ان احسانات میں سے صرف ایک احسان کو اللہ ربُ العزت نے جتلایا ہے اور وہ احسان آپ ﷺ کی بعثت و نبوت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (سورۃ آل عمران: ١٦٤)

''بے شک اللہ (تعالیٰ) نے انسانوں میں سے رسول اللہ کو مبعوث فرما کر مومنوں پر احسان کیا وہ نبی انھیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۱/۴۹۳ طبع جمیعۃ احیاء التراث ❷ صحیح مسلم ۲/۲۴۵

اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے یقیناً وہ سب (آپ کی بعثت سے) پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

رسالت تامہ

آپ ﷺ کی بعثت ورسالت احسان عظیم ہونے کے ساتھ ساتھ عالم گیر بھی ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ السباء: ۲۸)

"ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا لیکن لوگوں کی اکثریت (آپ ﷺ کے مقام سے) بے علم ہے۔"

اسی طرح اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

جمیعا

﴿يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۵۸)

"اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول مبعوث ہوں۔"

اسی طرح سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے پانچ چیزیں ایسی عطاء کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطاء کی گئیں، ایک مہینے کی مسافت تک رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے میرے لیے تمام زمین سجدہ کرنے کی جگہ اور پاک بنادی گئی ہے، میری اُمت کا ہر آدمی (جہاں بھی موجود ہو) نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے میرے لیے مال غنیمت حلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کیلئے حلال نہیں تھا مجھے سفارش کا حق دیا گیا ہے، پہلے نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور مجھے تمام لوگوں کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔ [1]

---

[1] صحیح البخاری ۴۸/۱، صحیح مسلم ۱۹۹/۱

رحمت تامہ

جیسے آپ ﷺ کی رسالت عالم گیر ہے ویسے ہی آپ ﷺ کی رحمت عالم گیر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝﴾ (سورة الانبیاء: ١٠٧)

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔''

ایک دفعہ کفار قریش نے ایمان لانے کی غرض سے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ کوہ صفاء سونا بن جائے، ان کے اصرار پر آپ ﷺ نے اس کے سونا بننے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو بذریعہ جبرائیل امین اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر سلامتی بھیجی اور فرمایا ''کہ اس پہاڑ کے سونا بننے'' کے بعد جو کوئی بھی کفر کرے گا اسے ایسا عذاب دوں گا کہ دنیا میں ایسا عذاب کسی کو نہ دیا ہوگا، اور اگر آپ ﷺ چاہیں تو ان کیلئے رحمت کا دروازہ کھلا رکھوں، اللہ تعالیٰ کے اس جواب پر نبی رحمت ﷺ نے جواب دیا، میں چاہتا ہوں کہ ان کیلئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھلا رہے۔ [1]

جب آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿وَاِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ تو زار وقطار رونے لگتے اور اپنی امت کے لیے دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ)) [2]

''اے اللہ میری امت میری امت یعنی میری امت پر رحم فرما۔''

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝﴾ (سورة التوبہ: ١٢٨)

''بے شک تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے جو تمہاری جنس سے ہیں،

---

[1] مسند احمد ١/ ٣٤٥
[2] صحیح مسلم ١/ ١١٣

جن کو تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے، جو تمہارے نفع کے بڑے ہی خواہش مند ہیں اور ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں تمہیں تمہاری پشتوں سے پکڑ کر کھینچتا ہوں لیکن تم مجھ سے دامن چھڑا کر زبردستی جہنم کی آگ میں داخل ہوتے ہو۔'' [1]

آپ ﷺ کی رحمت مومنوں تک ہی محدود نہ تھی،

جیسا کہ اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ (سورۃ کھف : ٦)

''پس اگر یہ لوگ اس حدیث (یعنی قرآن) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ﷺ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔''

اہل طائف نے طائف کے مقام پر آپ ﷺ کو لہولہان کیا لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے بددعا کی بجائے ان کیلئے ہدایت کی دعا کی۔ آپ ﷺ کی رحمت صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ تو رحمۃ للعالمین ہیں، جانوروں چرند وپرند کے ساتھ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت کی امثلہ تواریخ اور سیر کی کتب میں منقول ہیں طوالت کے پیش نظر قلم بند کرنے سے قاصر ہوں۔

نرم مزاجی

آپ ﷺ رحیم وشفیق ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی لیّن المزاج تھے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝﴾

(سورة آل عمران : ۱۵۹)

''پس آپ ﷺ اللہ کی رحمت کے باعث نرم مزاج تھے اگر آپ ﷺ سخت کلام اور سخت دل ہوتے تو سب لوگ آپ ﷺ سے (دور) بھاگ جاتے۔''

یعنی آپ ﷺ کی نرم مزاجی نے لوگوں کو آپ ﷺ کا گرویدہ بنا دیا جو آدمی آپ ﷺ کا فصاحت و بلاغت سے بھرپور شیریں بیان سنتا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔

اخلاق حسنہ

آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے متعلق اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (سورة القلم ۱ تا ٤)

''قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے، بے شک تیرے لیے بے انتہا ثواب ہے اور بے شک تو بڑے عمدہ اخلاق پر ہے۔''

آپ ﷺ کو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا۔

خادمِ رسول انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نو سال خدمت کی میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کہا ہو تو نے یہ کام کیوں کیا۔ (1)

بارگاہِ الٰہی میں قدردانی

صحابی رسول ﷺ ابو سعید رضی اللہ عنہ بن معلیٰ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ کا گزران کے سامنے سے ہوا اور آپ ﷺ نے ان کو آواز دی تو وہ نماز مکمل کرنے کے بعد پہنچے تو

(1) صحیح مسلم: ۲/۲۵۳

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (سورة الانفال: ٢٤)

''اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کہنے پر لبیک کہو جب رسول اللہ ﷺ تمہیں تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے، بلاشبہ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔'' ❶

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ نفلی نماز کی مشغولیت کو ترک کر کے آپ ﷺ کی بات سننا ضروری ہے۔

آپ ﷺ بیماری کی وجہ سے ایک یا دو راتیں تہجد کیلئے نہ اٹھ سکے اور وحی کا سلسلہ بھی منقطع رہا جس پر ابولہب کی بیوی ام جمیل نے کہا محمد ﷺ کو اس کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے اور اس کا رب اس سے ناراض ہو گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ نازل فرمائی۔ ❷

﴿وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝﴾

(سورة الضحیٰ: ١ تا ٨)

''قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ بیزار ہوا ہے یقیناً تیرے لئے انجام آغاز سے بہتر ہوگا تجھے تیرا رب بہت جلد دے گا اور تو راضی ہو جائے گا۔ اور کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی اور تجھے راہ بھولا ہوا پا کر راہ نہیں دکھائی اور تجھے

❶ صحیح البخاری: ٢/٦٦٩۔ ❷ تفسیر ابن کثیر: ٤/٦٧٤۔

نادار پا کر مالدار نہیں کر دیا۔“

اللہ رب العزت کو اپنے محبوب پیغمبر ﷺ سے کتنی محبت ہے کہ حلفاً ارشاد فرمایا کہ میں نے تیرا ساتھ نہیں چھوڑا بلکہ میں نے تیری کفالت حالتِ یتیمی میں بھی خود کروائی پھر تعلیم و تربیت کا انتظام بھی خود کیا۔ انجام آغاز سے بہتر ہے کی مثال مکی اور مدنی زندگی کی بھی ہے۔ مکی زندگی مصائب و آلام، سنگین اور کٹھن حالات سے بھرپور ہے جبکہ مدنی زندگی میں اسلام کا عروج، فتوحات اور غنائم کا حصول ہے۔ پھر آیت نمبر ۸ کے الفاظ سے بھی یہی معلوم ہو رہا ہے کہ تجھے نادار پا کر مالدار نہیں کر دیا۔ انجام آغاز سے بہتر ہے کی دوسری مثال دنیاوی اور اُخروی زندگی کی بھی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس طرح سمجھیں کہ اس سورۃ میں جس عنایت کا ذکر ہے وہ دنیا میں فتوحات وغیرہ کی صورت میں ہے اور آخرت میں اجر و ثواب شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود پر فائز یابی ہے۔ [1]

سورۃ الشرح میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝﴾ (سورۃ الشرح)

”کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا اور ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے پس جب تو فارغ ہو عبادت میں محنت کر اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا۔“

وضاحت:

یعنی ہم نے آپ ﷺ کے سینے کو منور اور فراخ کر دیا تاکہ حق واضح بھی ہو جائے اور دل میں سما بھی جائے اور اس میں علوم کے خزانے بھر دیئے اور وہ اطمینان اور حوصلہ دیا جس

[1] تفسیر احسن البیان ص ۱۷۲۶، ۷

سے آپ ﷺ تبلیغ اسلام جیسے عظیم منصب کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل ہو گئے۔ جیسا کہ یہی مفہوم قرآن کریم میں دیگر مقامات میں بھی مذکور ہے۔

(سورۃ الزمر ۲۲، الانعام ۱۲۵)

بعض مفسرین نے شرح صدر سے مراد شق صدر بھی لیا ہے اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ سے اتار دیا کا مطلب ہے کہ منصب رسالت جیسی کٹھن ذمہ داری کو آپ ﷺ پر آسان کر دیا، یعنی اس راہ میں مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ اور دعوت تبلیغ میں آسانیاں پیدا فرما دیں۔ (اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا)، یعنی جب اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان ہوگی تو ساتھ ہی محمد ﷺ کی مصطفائی بیان ہوگی، یعنی جب اللہ رب العزت کی ربوبیت کا بیان ہوگا تو ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کی شان رسالت کا بیان ہوگا

اذان وہ اسلامی شعار ہے، جو دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں دنیا کے ہر کونے میں ہر لمحہ گونجتی رہتی ہے، یعنی علاقے کے لحاظ سے اوقات میں تبدیلی کی وجہ سے کرہ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جب ہزاروں لاکھوں موذن بیک وقت اللہ بزرگ و برتر کی توحید اور آپ ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں تا قیامت یہ سلسلہ اسی طرح جاری و ساری رہے گا۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہُ)

ادب واحترام

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○﴾ (سورۃ الحجرات: ۲)

”اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ کرو اور اونچی آواز میں نبی ﷺ سے بات بھی نہ کرو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے

کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول خاص ہے جبکہ حکم عام ہے، جس محبوب پیغمبر کی مجلس کی یہ شان رفعت ہو اس کی اپنی عظمت کے تو کیا ہی کہنے، آپ ﷺ کی مجلس میں اونچی آواز میں بات کرنا یا آپ سے مخاطب ہوتے وقت اونچی آواز میں گفتگو کرنا نہ صرف توہینِ رسالت ہے بلکہ اپنے اعمال کو برباد کرنے کو مترادف ہے۔

اور جو لوگ آپ ﷺ کے ادب و احترام کا خیال نہیں کرتے انہیں بے عقل کہا گیا ہے۔ (سورۃ الحجرات ٤)

اللہ رب العزت نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾ (سورۃ الفتح : ٩)

"اور تم اس (رسول) کی مدد اور اس کا ادب و احترام کرو۔"

اللہ رب العزت کو اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی توقیر اتنی محبوب ہے کہ مومنوں کو ان الفاظ کی ادائیگی سے روک دیا جن کو یہودی بگاڑ کر ادا کر کے توہین رسالت کا مفہوم لیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو متوجہ کرنے کیلئے راعِنا کے متبادل الفاظ (اُنظرنا) بتائے۔ ❶

توہینِ رسالت کرنے والے دردناک عذاب، لعنت اور جہنم کے مستحق ہیں۔ ❷

توہینِ رسالت کا مرتکب یعنی شاتمِ رسول واجبُ القتل ہے۔ ❸

رسالت عظمیٰ پر ایمان لانے کا اجر

ایک طرف توہینِ رسالت یا انکارِ رسالت ہے جبکہ اس کے برعکس تسلیمِ رسالت ہے اگر توہینِ رسالت پر سزا بہت بڑی ہے تو تسلیمِ رسالت پر اجر بھی بہت زیادہ ہے،

---

❶ مفہوم سورۃ البقرہ : ١٠٤ ، ابن کثیر: ١٩٨/١

❷ مفہوم سورۃ التوبہ ٦١، سورۃ الاحزاب ٥٧، سورۃ تبت

❸ صحیح البخاری ٥٧٦/٢، ٥٧٧، سنن ابی دائود مع عون ٢٢٦/٤، ٢٢٧، الرحیق المختوم مترجم ص ٣٠٠

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ الحدید: ۲۸)

''اے مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

وضاحت:

جب اہل کتاب کو تسلیم رسالت پر دوگنے اجر کی بشارت دی گئی تو وہ اس پر فخر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر مسلمانوں کو دوگنے اجر کے ساتھ ساتھ نورِ ہدایت اور بخشش کی بشارت بھی دی۔ [1]

(سورۃ الاعراف ۱۵۷) میں آپ کی رسالت پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی حمایت کرنے اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کی اتباع کرنے پر فلاح کی بشارت دی گئی ہے۔

آپ ﷺ کی ذات گرامی مانع عذاب الٰہی

آپ ﷺ کی ذات گرامی کی قدرومنزلت پر غور فرمائیں، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ (سورۃ الانفال: ۳۳)

''اللہ تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان (لوگوں) کو عذاب نہیں دے گا۔''

وضاحت:

ابوجہل مردود کہنے لگا ہم آپ ﷺ پر لائے ہوئے حق کی تکذیب کرتے ہیں۔ تو ہم

[1] ابن کثیر ٤/٤٠٤،٤٠٥

پر پتھروں کی بارش برسایا، دردناک عذاب لاتو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

معجزات

ا۔ معجزات اور براہین تو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کو بھی عطاء ہوئے لیکن آپ ﷺ کے معجزہء معراج کی شان کتنی نرالی ہے کہ رات کے مختصر حصہ میں بذریعہ براق بیت المقدس تک سفر اور زیارت، اس سفر کے آغاز میں شرح صدر اور اس دوران پیٹ اور سینے کی تمام چیزوں کو آبِ زمزم سے دھویا گیا، سینے اور گلے کی رگوں کو ایمان اور حکمت سے پر کیا گیا، انبیاء کی امامت، بذریعہ معراج آسمانی سفر، انبیاء کی طرف سے سلام اور مرحبا کا حصول، نماز پنجگانہ کی فرضیت اور ثواب پچاس کے برابر، نہر فرات اور نہر کوثر کی زیارت، بیتِ معمور اور سدرۃ المنتہیٰ کا مشاہدہ، جنت و دوزخ کے مناظر دیکھنا، اللہ رب العزت سے ہم کلامی کا شرف، اس طرح کے دیگر اعزازات آپ ﷺ کو ان دو سفروں میں حاصل ہوئے۔

رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ o﴾

(سورۃ الاسراء: ۱)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکت ڈال دی تاکہ ہم اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

وضاحت:

سیر کروانے والی ذات رب کائنات ہے، سیر کرنے والی ذات موجب رحمت کائنات ہے، اسراء اور معراج دو سفر ہیں جو ایک ہی رات کے کچھ حصہ میں ہوئے، بیت اللہ سے بیت المقدس

تک سفر کا نام اسرا ہے، بیت المقدس سے آسمانوں تک لیجانے کو معراج کہا جاتا ہے، یہ واقعہ حالت بیداری میں پیش آیا، آیت میں مذکور لفظ عبد سے بھی یہی شہادت ملتی ہے کیونکہ عبد کا اطلاق روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے، خواب کے وقت روح جسم سے خارج ہوتی ہے، پھر اگر خواب کا واقعہ ہوتا تو کفار مکہ اس کو نہ جھٹلاتے کیونکہ ان کے نزدیک خواب میں ایسا ممکن تھا اور پھر قرآن اس واقعہ کو ﴿ سبحان الذی ﴾ کے تمہیدی الفاظ کے ساتھ نہ بیان کرتا۔ ❶

یہ واقعہ سورۃ نجم پ ۲۷ میں آیت ۱۳ تا ۱۸ میں بھی بیان ہوا ہے۔

۲۔ آپ ﷺ نے پیالے میں موجود تھوڑے سے پانی میں اپنی ہتھیلی رکھی تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا جس سے آپ ﷺ کے تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے وضو کیا۔ ❷

۳۔ آپ ﷺ کے ہاتھ منہ دھونے کے بعد بچے ہوئے پانی کو جب اس کنویں میں ڈالا گیا جس میں پانی نہایت قلیل مقدار میں تھا تو وہ کنواں جوش مارنے لگا، پھر اس کنواں سے بہت سے لوگوں اور جانوروں نے پانی پیا،

آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا۔ ❸

۴۔ اہل مکہ نے آپ ﷺ سے (نبوت کی صداقت کیلئے) درخواست کی کہ کوئی نشانی بتلایئے آپ ﷺ نے چاند کا پھٹ جانا دکھلایا۔ ❹

اسی پر اکتفا کرتا ہوں، تمام معجزات کو زاویہ تحویل میں لانا اختصار کے خلاف ہے۔

ختم نبوت

ابو الانبیاء آدم علیہ السلام سے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوا لیکن ختم نبوت کا تاج

---

❶ اشرف الحواشی : ص ۳۹۹
❷ صحیح مسلم ۲/۲۴۵
❸ صحیح مسلم ۲/۲۴۶
❹ صحیح البخاری ۱/۵۱۳

سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر پر سجایا گیا۔

رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (سورة الاحزاب: ٤٠)

''محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔''

خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل کو کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا اور آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ ❶

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری اور انبیاء کی مثال ایک محل جیسی ہے وہ محل بہت خوبصورت بنایا گیا ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ پس جب دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ تو اس کی خوبصورت بناوٹ پر تعجب کرتے ہیں (یعنی تعریف کرتے ہیں سوائے اس اینٹ والی جگہ کے) پس میں نے وہ اینٹ والی جگہ بند کر دی میرے ساتھ وہ عمارت مکمل ہوگئی اور میرے ساتھ رُسل کا خاتمہ کر دیا گیا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ:

''میں وہ (چھوڑی ہوئی) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔'' ❷

دیدارِ مصطفیٰ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ایک زمانہ ایسا

❶ تفسیر ابن کثیر ٣/٦٤٢ تا ٦٤٥

❷ صحیح البخاری ١/٥٠١، صحیح مسلم ١/٢٤٨

آئے گا جب تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمھارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔'' ❶

تحفظ الٰہی

اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی طرح صاحب قرآن ﷺ کی حفاظت بھی ہر مقام پر کی جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِیُثۡبِتُوۡکَ اَوۡ یَقۡتُلُوۡکَ اَوۡ یُخۡرِجُوۡکَ وَیَمۡکُرُوۡنَ وَیَمۡکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ۝﴾ (سورة الانفال: ٣٠)

''اور جب کافر آپ ﷺ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو قید کر لیں یا قتل کر دیں یا نکال دیں اور وہ (یہ) تدبیریں کر رہے تھے۔ اور اللہ (بچانے) کی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیریں کرنے والا ہے۔''

کفارِ مکہ آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے اور مٹھی بھر مٹی پھینکتے ہوئے محفوظ و مامون نکل گئے اللہ نے اس مٹی کو کافروں کی آنکھوں تک پہنچا دیا اور جنگ بدر کے موقع پر بھی ایسے ہی ہوا۔

رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَهُمۡ وَ مَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی﴾ (سورة الانفال: ١٧)

''پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا لیکن اللہ نے انہیں قتل کیا اور آپ ﷺ نے (خاک کی مٹھی) نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے وہ پھینکی ہے۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے پھینکنے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے یعنی پھینکی جانے والی خاک میں اللہ تعالیٰ نے چندھیا دینے والی تاثیر پیدا کر کے اس کو کافروں کی آنکھوں تک

❶ صحیح مسلم ٢٦٤/٢

پہنچا دیا جس سے ان کو رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کا علم نہ ہوا۔

نبی ﷺ کا پھینکنا اللہ کا پھینکنا ہے

نبی ﷺ سے بیعت کرنا اللہ سے بیعت کرنا ہے۔

نبی ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

یہ عظمت نہیں تو اور کیا ہے؟

دورانِ ہجرت جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار کے دہانے پر متلاشیان کے پاؤں دیکھے تو پریشانی کا اظہار کیا، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ابوبکر تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔'' ❶

اللہ رب العزت نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾

(سورۃ التوبہ: ٤٠)

''جب غار میں دو میں سے دوسرا اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اپنی طرف سے آپ ﷺ پر سکینت نازل فرمائی اور ان لشکروں سے آپ ﷺ کی مدد کی جنہیں تم نے نہیں دیکھا۔''

یہاں آپ ﷺ کی عظمت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے رفیقِ غار کی عظمت بھی ظاہر ہو رہی ہے یعنی دونوں کو اللہ کی معیت و نصرت حاصل ہوئی۔

سراقہ بن مالک نے انعام کے لالچ میں آپ ﷺ کو قتل کے ارادے سے تعاقب کیا جونہی آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو اس کا گھوڑا اس سمیت پھسلا جس سے وہ گر گیا اور دوسری بار بھی ایسے ہی ہوا مجبوراً اس کو آپ ﷺ سے پناہ کا پروانہ طلب کرنا پڑا۔ ❷

❶ صحیح البخاری ١/٥١٦، ٥٥٨، صحیح مسلم ١/٢٧٢

❷ صحیح البخاری ١/٥٥٤

بیعت

آپ ﷺ کی بیعت کے بارے میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنۡكُثُ عَلٰی نَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیۡهُ اللّٰهَ فَسَیُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا﴾ (سورۃ الفتح: ۱۰)

"بے شک جو لوگ تجھ (پیغمبر ﷺ) سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جو شخص عہد شکنی کرے وہ اپنے نفس پر ہی عہد شکنی کرتا ہے اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اسے عنقریب اللہ بہت اجر دے گا۔"

وضاحت:

بیعت عہد و پیمان کو کہتے ہیں مذکورہ آیتِ کریمہ میں نبی ﷺ سے کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کرنے پر اجر کی بشارت دی گئی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی بیعت کو اللہ کی بیعت قرار دیا گیا ہے۔ یعنی آپ ﷺ سے کیا گیا عہد معمولی عہد نہیں ہے جیسے آپ ﷺ عظیم ہیں ویسے ہی آپ ﷺ سے کیا گیا عہد عظیم ہے، گویا کہ وہ اللہ کا عہد ہے، آپ ﷺ خواتین سے بغیر ہاتھ ملائے زبانی بیعت لیتے تھے۔ اور اس بیعت میں معاصی سے اجتناب اور معروف کاموں کے کرنے کا حکم ہوتا تھا۔ ❶

جن لوگوں نے حدیبیہ کے مقام پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے سلسلہ میں آپ ﷺ سے بیعت کی ان کو اللہ رب العزت نے اپنی رضامندی کا پروانہ عطا کیا اور قریب کی فتح اور بہت زیادہ غنائم کے حصول کی بشارت دی۔ ❷

---

❶ مفهوم سورة الممتحنة: ۱۲

❷ مفهوم سورة الفتح ۱۸، ۱۹

اطاعت

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (سورة النساء: ٨٠)

''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

آپ ﷺ کا فیصلہ درحقیقت اللہ کا فیصلہ ہے کیونکہ آپ ﷺ کا بولنا عین وحی الٰہی ہوتا تھا۔

جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○﴾

(سورة النجم: ٣۔٤)

''اور آپ ﷺ خواہش سے بات نہیں کرتے وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

آپ ﷺ کی اطاعت باعث دخول جنت ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ جنت میں جانے سے انکار کون کرے گا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کیا۔'' [1]

آپ ﷺ کے طریقہ سے راہِ فرار اختیار کرنے والا روزِ قیامت افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش میں رسول اللہ ﷺ کی راہ اختیار کرتا۔

(سورة الفرقان: ٢٧)

[1] صحیح البخاری ١٠٨١/٢

آپ ﷺ کے فیصلے کی عظمت

جس کے فیصلے کی یہ عظمت ہو کہ روگردانی پر ایمان ہی ضائع ہو جائے اس کی اپنی عظمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥﴾

(سورۃ النساء: ٦٥)

''پس تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں جج تسلیم نہ کرلیں، پھر آپ ﷺ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں، اور اسے تسلیم کرلیں۔''

غلبۂ دین اور صراطِ مستقیم

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ٥﴾ (سورۃ التوبہ: ٣٣)

''(اللہ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ دوسرے تمام ادیان پر اس کو غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو ناپسند ہی سمجھیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰسٓ ٥ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ ٥ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ٥ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ٥﴾ (سورۃ یٰس: ١ تا ٤)

یٰس، قسم ہے قرآن باحکمت کی، بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں،

سیدھے راستے پر ہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝﴾ (سورۃ الانعام: ١٦١)

''اے پیغمبر ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے سیدھا راستہ بتایا ہے، وہ ایک مستحکم دین ہے، جو طریقہ ہے ابراہیم علیہ السلام کا جو اللہ کی طرف یکسو تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝﴾

(سورۃ الانعام: ١٥٣)

''اور بے شک یہ میرا راستہ سیدھا ہے، اس پر چلو دوسرے راہوں پر مت چلو کہ وہ راستے تم کو اللہ کے رستے سے جدا کر دیں گے، اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے۔''

حب رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ جانے۔''[1]

[1] صحیح البخاری: ٧/١، صحیح مسلم ٤٩/١

صلوٰۃ وسلام

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (سورة الاحزاب : ٥٦)

''بے شک اللہ نبی ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے نبی ﷺ کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اے مومنو! تم (بھی) ان پر درود سلام بھیجو۔''

شفاعت کبریٰ

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (سورة الاسرا : ٧٩)

''عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔''

مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے۔ ❶

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی۔'' ❷

صحیحین کی ایک طویل حدیث کا مختصراً خلاصہ یہ ہے کہ روزِ قیامت تمام امتوں کے لوگ پریشان ہوں گے اور سفارش کے لیے جلیل القدر انبیاء کے پاس جائیں گے ان انبیاء میں سے ہر نبی اپنا عذر پیش کر کے کہے گا۔ (نفسی نفسی) (مجھے نجات مل جائے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بغیر عذر پیش کیے اپنے غیر کی طرف بھیجیں گے،

---

❶ تفسیر ابن کثیر ٧٦/٣ ❷ صحیح مسلم ٢٤٥/٢

بالآخر لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس سفارش کیلئے حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر حمد و ثناء کا انکشاف اور الہام فرمائیں گے آپ ﷺ کو سفارش کی اجازت دی جائے گی اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں پہلا شخص ہوں جو جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔'' ❶

شفاعت والی بعض حدیثوں میں اس بات کا اضافہ بھی ہے کہ میں اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور اس میں فخر نہیں ہے میرے ہی ہاتھ میں حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا ہوگا، اس میں فخر نہیں ہے، آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ ❷

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کیلئے ایک دعا ہے جس کو اس نے استعمال کر لیا اور میں چاہتا ہوں کہ اس دعا کو آخرت میں اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھوں۔'' ❸

حوض کوثر

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ○﴾ (سورة الكوثر)

''(اے پیغمبر ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو (حوض) کوثر عطا کیا پس تو اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی مع تحفة ٤/٢٩٥

❷ سنن ترمذی مع تحفة ٤/ ٢٩٤،٢٩٥

❸ صحیح البخاری ٢/٩٣٢

آپ ﷺ کی نرینہ اولاد بچپن میں فوت ہوتی رہی۔ مشرکین کہنے لگے آپ ﷺ لاوارث ہیں آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا کوئی نام لیوا نہیں ہوگا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی اور آپ ﷺ کی دلی تسکین فرمائی کہ آپ کا دشمن بے نام ونشان رہے گا، اور آپ ﷺ کے اسم گرامی کا ورد مسلم وغیر مسلم سب کی زبانوں پر تا قیامت جاری رہے گا۔ ❶

اس نہر کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے ڈیرے لگے ہیں۔ ❷

تاروں کے برابر آب خورے رکھے ہیں۔ ❸

اس حوض میں کوثر سے دو نالے گریں گے اس لئے اس کا نام حوض کوثر ہے، حوض کا محل وقوع پل صراط سے پہلے ہوگا یعنی یہ حوض محشر کے میدان میں ہے جنت میں نہیں ہے جبکہ اس میں گزرنے والا پانی جنتی مشروب ہے یعنی نہر کوثر کا پانی اور نہر کوثر جنت میں واقع ہے نہر کوثر چونکہ مشروب کے اعتبار سے حوض سے متصل ہے لہذا دونوں کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے۔ حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس حوض کا عرض طول کے برابر ہوگا اس کے ایک زاویہ کی مسافت ایک ماہ میں طے ہوگی ایک روایت کے مطابق اس سے جس قدر پی لیا جائے گا یہ اس سے زیادہ وسعت میں ہو جائے گا، اس کے وسط میں کستوری موتی اور سونے کی سلاخیں اگیں گی۔ رنگا رنگ کے موتی نمودار ہونگے پس پاک ہے وہ خالق جو کسی چیز کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں۔ نیز احادیث میں وارد ہے کہ ہر نبی ﷺ کو حوض ملا لیکن ہمارے پیغمبر ﷺ کا حوض سب سے بڑا، سب سے شیریں، سب سے زیادہ ہجوم والا اور خیر کثیر کا مرکز ہوگا۔ ❹

---

❶ ابن کثیر ٧٢٦/٤

❷ صحیح البخاری ٧٤٢/٢

❸ صحیح البخاری ٧٤٢/٢

❹ شرح عقیدہ طحاویہ : ١٦٠، ١٦١ طبع جامع ستاریہ کراچی

آپ ﷺ کی امت کے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل اس حوض سے آپ ﷺ کے دست مبارک سے جام نوش فرمائیں گے، جبکہ اہل بدعت کو آپ ﷺ سے دور کر دیا جائے گا یعنی ان کو حوض کوثر سے جام نصیب نہیں ہوگا۔ ❶

آپ ﷺ کی ذات گرامی غیر مسلموں کی نظر میں

عیسائی مورخ مائیکل ہارٹ اپنی مشہور کتاب (100 Most Influential Persons In History) میں لکھتا ہے:

''ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد ﷺ کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ لوگ اعتراض بھی کریں لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب ہے۔'' (ص:۲۵، مترجم محمد عاصم بٹ)

دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

''اس وقت عیسائی مسلمانوں سے بلحاظ تعداد دو گنا ہیں اس لئے یہ بات عجیب محسوس ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو عیسیٰ علیہ السلام سے بلند مقام دیا گیا ہے، اس فیصلے کی دو بنیادی وجوہات ہیں اول مسیحیت کے فروغ میں یسوع مسیح علیہ السلام کے کردار کی نسبت اسلام کی ترویج میں حضرت محمد ﷺ کا کردار کہیں زیادہ بھرپور اور اہم ہے، ہر چند کہ عیسائیت کے بنیادی اخلاقی اعتقادات کی تشکیل میں یسوع کی شخصیت بنیادی رہی۔'' (ص:۲۸، مترجم محمد عاصم بٹ)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں عرب فتوحات کے انسانی تاریخ پر اثرات ہنوز موجود ہیں، یہ دینی اور دنیاوی اثرات کا ایسا بے نظیر اشتراک ہے

❶ مختصراً صحیح البخاری : ۲/۲۷۲

جو میرے خیال میں (حضرت محمد ﷺ) کو انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا درجہ دینے کا جواز بنتا ہے۔" (ص:۲۹، مترجم محمد عاصم بٹ)

ایک مغربی مفکر ڈاکٹر ڈی رائٹ لکھتا ہے:

"محمد ﷺ اپنی ذات اور قوم کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیا ارضی کیلئے بھی ابر رحمت تھے تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقے سے انجام دیا ہو۔" (شان محمد ﷺ ص ۷)

پروفیسر مارکیولیس لکھتا ہے کہ:

"محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل عزت ہے۔" (شان محمد ﷺ مولفہ میاں عابد حسین ص ۱۳)

نسبت

بیسواں یعنی آخری صفحہ مکمل ہو رہا ہے، اس مقالہ کی شرط کے مطابق اس سے آگے نہیں بڑھوں گا آخر میں نسبت کی بات کو سمجھیں مثلاً مٹی کی نسبت اگر خوشبودار پھول کے ساتھ ہو جائے تو وہ معطر ہو جاتی ہے بالکل اسی طرح جتنی عظیم ذات کے ساتھ نسبت ہو گی مقام و مرتبہ اتنا ہی بلند ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منسوب چیزوں پر غور کرتے جائیں حقیقت واضح ہوتی جائے گی۔ مثلاً امت، اہل بیت رضی اللہ عنہم، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کتاب، بلاد، حوضِ کوثر، شفاعت، معجزات، فیصلہ جات، دین، صراطِ مستقیم، اطاعت، بیعت، حب وغیرہ وغیرہ

❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

انک حمید مجید

اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد

کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

انک حمید مجید

مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹، سرگودھا

0300-6040271